

وفا

تحریر: محمد اقبال شمس

اکرم کی رات کے ایک پہر اچانک آنکھ کھلی اس نے دیکھا کہ اس کی بیوی نائیلہ بستر سے غائب تھی۔۔ اس نے سوچا ہاتھ روم میں ہوگی پر ہاتھ روم کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔۔ وہ اس میں بھی نہیں تھی۔۔ اسے تشویش ہوئی اس نے اپنے بستر سے چھلانگ لگائی اور کمرے سے باہر کی طرف نکلا۔۔ اسے ایک طرف سایہ نظر آیا وہ دبے قدموں سے اس طرف بڑھا۔۔ پھر اچانک وہ رکا۔۔ اس نے دیکھا کہ اس کی بیوی موبائیل پر کسی سے بات کر رہی ہے۔۔ آدھی رات کو آخر یہ کس سے بات کر رہی ہے۔۔ وہ تھوڑا قریب آیا۔۔ تھوڑی دیر وہ وہاں رکا۔۔ اور پھر واپس اپنے کمرے میں آکر اپنے بستر پر ڈھیر ہو گیا۔۔ تھوڑی دیر بعد نہایت آرام سے کمرے کا دروازہ کھلا اور اس کی بیوی کمرے میں داخل ہوئی۔۔ اکرم نے فوراً اپنی آنکھیں بند کر لی جیسے کہ وہ سو رہا ہوں۔۔ نائیلہ آرام سے بستر پر چڑھی اور ایک طرف کروٹ کر کے لیٹ گئی۔۔ جبکہ اکرم کسی گہری سوچوں میں گم ہو گیا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

نانیلہ اکرم کی پھوپھی زاد تھی۔۔ ان کے والدین نے بڑی چاہ سے دونوں کا رشتہ طے کیا تھا۔۔ بلکہ اکرم کے والد ماجد صاحب نے بچپن میں ہی نانیلہ کا رشتہ مانگ لیا تھا اس طرح نانیلہ بچپن سے ہی اکرم کے نام ہو چکی تھی۔۔ دونوں نے جب ہوش سنبھالا تو دونوں کے ذہن میں یہ بات ڈال تھی کہ اکرم نانیلہ کا دولہا اور نانیلہ اکرم کی دلہن ہے۔۔ کبھی کبھی تو نانیلہ اس بات سے چڑ بھی جاتی۔۔ پر اس کا بچپنہ دیکھ کر اس کی اس بات کو مذاق کے طور پر لیا جاتا۔۔ پر وقت کے ساتھ ساتھ یہ بات مذاق والی نہیں رہی تھی نانیلہ کو اکرم واقعی ناپسند تھا۔۔ وجہ کوئی خاص نہیں تھی۔۔ شاید یہ وجہ بھی ہو سکتی تھی کہ بچپن سے اس کے ذہن میں اکرم کو مسلط کر دیا تھا شاید اسی بات سے اسے چڑ ہو اور یہ چڑ ناپسندیدگی کا باعث بن گئی۔۔

وقت گزرتا گیا اور دونوں جوانی کی دہلیز عبور کر گئے۔۔ نانیلہ کو پڑھنے کا بہت شوق تھا میٹرک میں اچھی پوزیشن آنے کے بعد اس نے کالج میں داخلہ لے لیا۔۔ کالج میں اس کی ملاقات رمیز سے ہوئی۔۔ ہیلو ہائے کے بعد قربتیں بڑھی اور دونوں میں دوستی کا رشتہ قائم ہو گیا۔۔ جبکہ دونوں ایک دوسرے کو پسند کرنے لگے۔۔ نانیلہ یہ بات جانتی تھی کہ وہ کسی کے ساتھ منسوب ہو چکی ہے۔۔ پر اس کے باوجود رمیز کو اس نے اپنے دل میں جگہ دے دی۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"رمیز مجھے تم سے ایک بات کرنی ہے" ایک دن نانیلہ نے اس سے کہا۔۔۔ وہ بولا۔۔۔ "لو! روز تو بات کرتی ہوں آج کوئی خاص بات کرنی ہے؟" دراصل ریمز! مجھے تم کو یہ بات بتانی ہے کہ میں بچپن سے اپنے کزن کے ساتھ منسوب ہو چکی ہوں "رمیز بولا" منسوب ہو چکی ہو کوئی شادی تو نہیں ہوئی۔۔۔ منگنیاں تو ٹوٹ بھی جاتی ہیں تم اپنے گھر والوں کو انکار کر دو کہ تم شادی نہیں کر سکتی۔۔۔ تم مجھے پسند کرتی ہو اور مجھ سے شادی کرنا چاہتی ہوں"

"رمیز! یہ سب کہنا اتنا آسان نہیں ہے۔ پھر بھی میں کوشش کرتی ہوں میں امی سے بات کرتی ہوں" "کوشش نہیں بس عمل کر گزرو، اگر وقت پر نہیں بولی تو پھر ہاتھ ملتے رہ جائینگے۔۔۔" "ٹھیک ہے میں امی سے آج ہی بات کرتی ہوں" "یہ ہوئی ناں بات۔۔۔ چلو کینٹین میں چل کر اچھی سی چائے پیتے ہیں" "نہیں میں کولڈ ڈرنک پیونگی" نانیلہ مسکراتے ہوئے بولی "ٹھیک ہے جو آپ کا دل چاہے۔۔۔" ریمز نے مسکرا کر کہا اور پھر دونوں کینٹین کی طرف چل دئے۔۔۔

نانیلہ کی یہ بات سن کر اس کی امی غصے میں آگئی۔۔۔ وہ بولی "نانیلہ! تم ہوش میں تو ہو۔۔۔ یہ بات تم نے سوچی تو کیسے سوچی تمہیں اس بات کا بالکل خیال نہیں کہ تمہاری ماں اپنے بھائی کو زبان دے چکی ہیں اور غیرت مند لوگ مرجاتے ہیں پر اپنی بات سے نہیں پھرتے۔۔۔" "تو امی آپ چاہتی ہیں کہ آپ کی بیٹی اپنی خواہش کا گلہ گھونٹ

Wafaa By Muhammad Iqbal Shams
(Complete)

www.classicurdumaterial.com

CLASSIC URDU MATERIAL

دے۔۔ کیا میری زندگی پر میرا ہی اختیار نہیں۔۔ میں ساری زندگی اس شخص کے ساتھ گزار دوں جسے میں پسند ہی نہیں کرتی۔۔ دیکھو بیٹا! اکرم ہمارا دیکھا بھالا لڑکا ہے شکل صورت کا بھی اچھا ہے اور اس میں کوئی عیب بھی نہیں ہے وہ تمہیں خوش رکھے گا۔۔ آپ کی بات ٹھیک ہے امی۔۔ پر میں رمیز کو ہی اپنی زندگی کا ساتھی بنانا چاہتی ہوں۔۔ ٹھیک ہے تم اسے اپنی زندگی کا ساتھی بنالو پر میری زندگی ختم ہونے کے بعد، کیونکہ میری زندگی میں یہ ممکن نہیں۔ یہ کہہ کر اس کی امی کمرے سے باہر نکل گئی۔۔ جبکہ نانیلہ گم صم خلاؤں کو گھورنے لگی۔۔

"کیا! تمہاری امی کسی طور پر بھی نہیں مان رہی۔۔ دیکھو نانیلہ اگر تم مجھے نہیں ملی تو میں مرجاؤنگا۔۔" مرے تمہارے دشمن۔۔ "نانیلہ نے اس کے مخڑ پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔۔" دیکھو رمیز ایسی باتیں مت کرو۔۔ میں بھی تمہارے بغیر زندگی گزارنے کا نہیں سوچ سکتی۔۔ "تو پھر ٹھیک ہے ہمیں ابھی ایک فیصلہ کرنا ہوگا۔۔" "وہ کیا" نانیلہ بولی۔۔ رمیز بولا۔۔ ہم بھاگ کر شادی کر لیتے ہیں۔۔ "کیا! یہ کیا کہہ رہے ہو رمیز؟" "ہاں! میں ٹھیک کہہ رہا ہوں۔۔ اور کوئی چارہ بھی تو نہیں ہے۔ تم سوچ لو۔۔ میں تمہارے جواب کا انتظار کرونگا" یہ سن کر نانیلہ کسی گہری سوچ میں ڈوب گئی

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ رات نانیلہ نے جیسے کانٹوں پر گزاری۔۔ اسے اپنی زندگی کا ایک بہت بڑا فیصلہ کرنا تھا۔۔ ایک طرف اس کی والدہ کی خواہش تھی۔۔ دوسری طرف اس کی زندگی۔۔ ایک راستہ اس کے اپنوں کی خواہشات اور ارمانوں کی طرف کو جاتا تھا۔۔ جبکہ دوسرا راستہ اس کی زندگی اور اپنی خوشیوں کی طرف۔۔۔ وہ کس راستے پر جائے یہ فیصلہ کرنا اس کے لئے بہت مشکل تھا۔۔ پر کسی ایک راستے کا انتخاب تو بہر حال اسے کرنا تھا۔۔ رات گزر چکی تھی اور فیصلہ آخر اس نے کر ہی لیا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

نانیلہ نے گھر سے بھاگ کر رمیز سے شادی کا فیصلہ آخر کر ہی لیا۔۔ اسے صرف اپنی خوشیاں عزیز تھی۔۔ اسے اپنے والدین کی عزتوں کی زرا بھی پرواہ نہیں تھی۔۔ اگر پرواہ ہوتی تو وہ یہ اتنا بڑا قدم نہ اٹھاتی۔۔ کسی غیر کی محبت میں لوگ آخر اپنوں کی چاہتوں کو کیوں بھول جاتے ہیں۔۔ اپنی خوشی کی خاطر اپنوں کو دکھ کیوں دے جاتے ہیں۔۔

رمیز نے اسے چند ضروری چیزیں رکھنے کا کہا۔۔ اور رات کو تیار رہنے کا کہا۔۔ آخر وہ رات آپہنچی۔۔ کار کے مخصوص بارن پر اس نے اپنا بیگ اٹھایا۔۔ اس کے گھر والے سو رہے تھے اس نے نہایت احتیاط سے دروازہ کھولا۔۔ گھر سے قدم باہر نکالنے وقت اس کے قدم

CLASSIC URDU MATERIAL

لرزے ضرور پر اسے کسی چیز کی پرواہ نہیں تھی۔۔ وہ لرزتے قدموں کے ساتھ گھر کی دہلیز عبور کر چکی تھی۔۔ سامنے کار کھڑی ہوئی تھی کار سے رمیز نے اسے اشارہ کیا اور کار کا دروازہ کھول دیا۔۔ وہ فوراً کار کی پچھلی سیٹ پر بیٹھی۔۔ رمیز بھی پچھلی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔۔ جبکہ ڈرائیونگ سیٹ پر رمیز کا کوئی دوست تھا۔۔ رمیز بولا۔ "ناتیلہ! یہ میرا دوست ہے جو ہمیں یہاں سے نکالنے میں ہماری مدد کر رہا ہے۔۔" ناتیلہ نے اثبات میں سر ہلایا۔۔ پھر کار پھرتے بھرتی ہوئی چل دی۔۔ "گھر والوں کو کسی قسم کا شک تو نہیں ہوا۔۔" رمیز نے پوچھا۔۔ وہ بولی۔۔ "نہیں سب سو رہے تھے" "چلو یہ تو اچھا ہو گیا۔۔ اب ہم اپنی نئی زندگی کا آغاز کرتیں گے۔۔ میں نے رہنے کا بھی بندوبست کر لیا ہے۔ اور ہم فوراً نکاح کر لیں گے۔۔ گھر والوں کا کیا ہے پہلے وہ ناراضگی کا اظہار کرتیں گے۔۔ پھر رفتہ رفتہ سب ٹھیک ہو جائے گا اور وہ ہمیں معاف کر دیں گے۔۔" "جی" "ناتیلہ بولی۔۔ کار فراتے بھرتی ہوئی جارہی تھی جبکہ کار میں ایک خاموشی تھی۔۔ چلتے چلتے اچانک کار کو بریک لگا۔۔ "کیا ہوا؟" رمیز نے اپنے دوست سے پوچھا۔۔ وہ بولا۔۔ "یار! پولیس کا ناکہ لگا ہوا ہے چیکنگ ہو رہی ہے۔۔" "اب کیا ہوگا؟" ناتیلہ گھبراتے ہوئے بولی۔۔ "ارے کچھ نہیں ہوگا۔۔ وہ تو بس ایسے ہی ایک نظر کار میں جھانکے گی اور جانے دے گی ہم کوئی چور لوٹیرے تھوڑی ہے جو وہ ہمیں پکڑے گی۔۔ تم اطمینان سے بیٹھی رہو۔۔" رمیز بولا۔۔ اسی دوران دو پولیس والے آئے۔۔ انھوں نے کار میں جھانکا۔۔ پھر ایک بولا۔۔ ٹھیک ہے

CLASSIC URDU MATERIAL

جاؤ۔۔ "کار جیسے ہی آگے بڑھتی اچانک دوسرا پولیس والا چٹھا۔۔ "ٹھہرو! گاڑی روکو" کیا ہو گیا بادشاہو "رمیز بولا۔۔ وہ بولا "یہ لڑکی کو لے کر کہاں جا رہے ہو۔۔ "رمیز بولا: "جناب! یہ میری بیوی ہے اور امیر جنسی میں ہمیں کھی جانا پڑ رہا ہے۔۔ "جھوٹ مت بولو۔۔ میری ساری زندگی پولیس میں گزر گئی ہے اور میں ایک نظر دیکھ کر ہی پہچان لیتا ہوں کون بیوی ہے کون محبوبہ ہے۔۔ اس لڑکی کا چہرہ صاف بتا رہا ہے کہ یہ تمہارے ساتھ بھاگ رہی ہے۔۔ جبکہ اس کے گود میں رکھا ہوا بیگ بھی اس کی گواہی دے رہا ہے۔۔ "دیکھے جناب آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔۔ ایسی کوئی بات نہیں۔۔ "رمیز بولا۔۔ "کار سے فوراً نیچے اترو۔۔۔ "وہ چٹھا۔۔ وہ سب نیچے اترے۔۔۔ "مراد! ان سب کو موبائیل میں بٹھا کر تھانے لے چلو وہاں سب دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو جائے گا۔۔ "نانیلہ نے یہ سنا تو اس کے ہوش اڑ گئے۔ رمیز نے جیب سے کچھ پیسے نکالے اور اس کی مٹھی میں دیتے ہوئے بولا۔۔ "سہرجی! یہ معاملہ یہی ختم کر دیں۔۔ "ایک زوردار تمپڑ رمیز کے گال پر پڑا۔۔ وہ بولا۔۔ "ہر پولیس والا بکاؤ نہیں ہوتا میں نے ساری زندگی رشوت نہیں لی اب اپنی ریٹائرمنٹ کے قریب رشوت لونگا۔" رمیز اپنا گال سہلاتا رہ گیا۔۔ پھر وہ نانیلہ سے مخاطب ہوا۔۔ "بی بی تمہیں اپنی اور اپنے گھر والوں کی زرا بھی پرواہ نہیں ایک غیر کی خاطر اپنوں کو دھوکا دے کر کبھی زندگی بھر خوش نہیں رہ سکتی۔۔ میری ایک زندگی گزر گئی پولیس میں۔۔ اور زیادہ تر میں نے یہی دیکھا ہے کہ تم جیسی بھولی لڑکیوں کو ایسے مرد بھاگا کر لے

CLASSIC URDU MATERIAL

جاتے ہیں اور پھر اپنی ہوس کا نشانہ بنا کر چھوڑ دیتے ہیں۔۔۔" نانیلہ کا سر شرم سے جھکا ہوا تھا۔۔۔" دیکھو بیٹی! ابھی بھی کچھ نہیں بگڑا ہے۔۔۔ رات کی تاریکی ابھی باقی ہے چلو میں تمہارے گھر تمہیں چھوڑ آؤں۔ میرے ساتھ اپنے گھر چلو گی؟" نانیلہ نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔ مراد ان کو تمہانے لے جا کر زرا ان کی خاطر مدارت کرو۔۔۔ میں بچی کو اس کے گھر چھوڑ آؤں۔۔۔ اور پھر وہ اسے دوسری گاڑی میں بٹھا کر اسے گھر چھوڑ آیا۔۔۔ گھر کا دروازہ جسے وہ کھول کر آئی تھی ویسے ہی کھلا تھا۔۔۔ وہ گھر میں داخل ہوئی۔۔۔ کنڈی لگائی کنڈی لگا کر وہ جیسے ہی مڑی سامنے اس کی ماں کھڑی تھی۔۔۔ ماں کو دیکھ کر اس کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔۔۔ اس سے پہلے وہ کچھ بولتی اس کی ماں بولی۔۔۔" تمہارے پاس بولنے کے لیے ابھی بھی کچھ باقی ہے؟۔۔۔ جاؤ اپنے کمرے میں، اس سے پہلے کہ کوئی اور جاگ جائے۔۔۔" وہ اپنے آنسو پونچھتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بھاگی۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

نانیلہ کی شادی فوراً کر دی گئی۔۔۔ اکرم اسے ناپسند ضرور تھا۔۔۔ پر نہ چاہتے ہوئے بھی اسے شادی کرنی پڑی۔۔۔ جبکہ رمیز کی یاد ابھی بھی اس کے دل میں تھی۔۔۔

شادی کو دو سال ہو گئے تھے۔۔۔ نانیلہ کی زندگی ایک ڈگر پر چل رہی تھی کہ ایک دن اس کے پاس رمیز کا فون آیا۔۔۔" دیکھو رمیز! میری شادی ہو چکی ہے اور اس وقت سب گھر

CLASSIC URDU MATERIAL

والے ہیں میں تم سے اس وقت بات نہیں کر سکتی۔ "ٹھیک ہے میں تمہیں رات میں فون کرونگا" یہ کہہ کر رمیز نے فون بند کر دیا۔۔

آدھی رات کے وقت دوبارہ رمیز کا فون آیا۔۔ وہ کہہ رہا تھا۔۔ "دیکھو نائیلہ تمہارے بغیر میں نے یہ دن بہت اذیت میں گزارے ہیں۔۔ لیکن ان سالوں میں میں نے محنت کر کے اپنا ایک مقام بنا لیا ہے مجھے معلوم ہے کہ تم اس کے ساتھ خوش نہیں ہو تم میرا ساتھ دو تو میں تمہیں اس سے نجات دلا سکتا ہوں۔" وہ بولی۔ "دیکھو رمیز! یہ بات ٹھیک ہے کہ مجھے اکرم پسند نہیں تھا۔۔ پر اب وہ میرا شوہر ہے۔ اور ایک مشرقی بیوی اپنے شوہر کو کبھی دھوکا نہیں دے سکتی۔ اب وہ میرا سر کا تاج ہے اور تاج کو سر پر سجایا جاتا ہے پیروں میں نہیں روندنا جاتا۔۔ اور دیکھو اب آئینہ مجھے فون کرنے کی کوشش مت کرنا۔ اب میں صرف نائیلہ نہیں، مسز اکرم ہوں۔۔ اپنے شوہر کی وفادار۔۔ یہ کہہ کر اس نے فون بند کر کے اپنے کمرے میں آئی۔ اس نے دیکھا کہ اس کا شوہر ان تمام باتوں سے بے خبر سو رہا ہے۔۔ پر اسے کیا معلوم تھا۔۔ کہ اکرم سب سن چکا ہے۔۔ جبکہ اکرم کو فخر محسوس ہو رہا تھا کہ اس کو ایک وفادار بیوی کا ساتھ نصیب ہوا ہے۔۔۔۔

(ختم شد)